

(اداریہ)

قیام پاکستان کے حقیقی مخالفین

تحریک پاکستان کے خلاف کانگریسی مولویوں کی مجرمانہ سازشیں

یہ حقیقت ثابت ہے کہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانان نے جذبہ اسلام سے سرشار ہو کر قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں حصول پاکستان کیلئے فقید المثال قربانیاں دیں اور بفضلہ تعالیٰ انگریزوں، ہندوؤں اور کانگریسی مسلمانوں کی شدید مخالفتوں کے باوجود پاکستان دنیا کے نقشے پر ایک عظیم اسلامی ملک کی حیثیت سے اجاگر ہوا۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد وہ تمام عناصر جو نظریہ پاکستان کے تحت مخالف تھے ایک سیلاب کی طرح امنڈ کر پاکستان میں آ پہنچے اور پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہو گئے اور فضائے پاکستان ان کی شرانگیزیوں اور ہوس ناکیوں سے زہر آلود ہو گئی اور اب تک یہ تخریبی عناصر اس اسلامی مملکت میں اپنی مخالفانہ اور معاندانہ سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

ہماری نئی نسل شاید اس تلخ اور الماناک حقیقت کا تصور بھی نہ کر سکے کہ دارالعلوم دیوبند (بھارت) کے کانگریسی علماء کا ایک مختصر سا گروہ قوی تاریخ کو مسخ کرنے کی زبردست سازشیں کر رہا ہے اور نئی نسل کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے کہ پاکستان کی مخالفت صرف انگریزوں اور ہندوؤں نے کی تھی حالانکہ پاکستان کی مخالفت جماعتوں میں کانگریسی علماء کی "جمعیت علمائے ہند" پیش پیش تھی، مفتی محمود اور علامہ غوث ہزاروی جیسے موقع پرست اور دین فروش مولویوں نے تحریک پاکستان کو نقصان پہنچانے کی خاطر اپنے مناصب حقیقی، اپنے فرائض خصوصی اپنے امتیازات مقدسہ اور حمایت اسلامی کو گاندھی، نہرو اور سردار پٹیل کے جوتوں میں ڈال دیا اور تعاون بالمشرکین کیلئے احادیث کذبہ کو کھنگال ڈالا اور وہ موشگافیاں کیں کہ آیات قرآنی تملک انھیں اور ہندوستان میں ہندو سیکولرزم کی نظری حیثیت کو چیلنج کرنے کے لیے انہیں سیکولرزم اور اکھنڈ بھارت کی تائید پر زور صرف کر دیا۔

یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ آج مفتی محمود اور ان کے رفقاء قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روح سے اپنی شکست کا انتقام لینے اور گاندھی و نہرو کی پلید روجوں کو خوش کرنے کیلئے اسلام دشمن سوشلسٹ عناصر کے ساتھ مل کر ملک میں انتشار و افتراق کی فضاء پیدا کر رہے ہیں اور پاکستان کے بدترین دشمنوں اور سخت ترین مخالفوں مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ کو پاکستان کی جنگ آزادی کا ہیرو قرار دے رہے ہیں تاکہ عوام تحریک پاکستان کے متعلق غلط فہمیوں کا شکار ہو جائیں۔ چنانچہ حال ہی میں مشہور کانگریسی عالم مولانا حسین احمد مدنی کے بیٹے اور بھارتی پارلیمنٹ کے ممبر مولوی اسد مدنی پاکستان کے دورے پر آئے (عوام میں مشہور ہے کہ وہ مسز اندرا گاندھی کی خصوصی ہدایات پر پاکستان میں رہنے والے بھارتی ایجنٹوں اور کانگریسی نمائندوں کو پہنچانے اور کچھ لینے اور کچھ دینے آئے تھے) ۲۰ مارچ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ ان قاسم باغ قلعہ کہنہ ملتان پر نام نہاد جمعیت العلماء اسلام ہزاروی گروپ نے اسد مدنی کی آمد پر ایک جلسہ عام کا اہتمام کیا جس میں لاکھوں کے مولوی ضیاء القاسمی نے پاکستان کے بدترین دشمن مولوی حسین احمد مدنی اور ان کے رفقاء کو زبردست خراج عقیدت

پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”مولانا حسین احمد مدنی جگ آزادی کے عظیم ہیرو تھے اور پاکستان کے قیام کیلئے انہوں نے ہی زمین ہموار کی کیونکہ اگر وہ اتنی بے چگری سے مگرچہ کے خلاف نہ لڑتے تو مگرچہ کبھی اس ملک سے نہ جاتا اور یوں پاکستان کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوتا اور مولانا مدنی کی کوششوں نے ملت اسلامیہ کو کنگد و جہ عطاء کی۔“ حالانکہ حقیقت اسکے برعکس ہے، مولانا حسین احمد مدنی اور ابوالکلام آزاد وغیرہ پاکستان کے سخت خلاف کار تھے مگر ان کے ساتھ ہی نہیں بلکہ ابوالکلام آزاد آل انڈیا کانگریس کے صدر اور مولانا حسین احمد مدنی صوبہ یوپی کانگریس کے صدر تھے۔ ان کی تمام خدمات گاندھی اور نہرو کے لادینی نظام کے قیام کیلئے وقف تھیں اسلام کیلئے نہیں، وقت کی نزاکت کے پیش نظر میں نے غصہ کیا کہ کانگریس عوام کی پاکستان دشمنی کو بے نقاب کرنا اور عوام کو ان کے داغ دار ماضی سے آگاہ کرنا از حد ضروری ہے تا کہ عوام کو مستحکم ہو جائے کہ قیام پاکستان سے قبل کانگریس کی علماء کے پاکستان کے خلاف کیا جذبات تھے اور آج بھی یہ پاکستان دشمن مولوی بچے سینوں میں کن خطرناک عزائم کو چھپائے ہوئے ہیں اور یہ نائنگیں جواب ہماری آستینوں میں آ بیٹھی ہیں ان کی افترام پر دلائی اور بہتان تراشی کے ذریعے ملک سے بچے کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ یہی وہ سوال ہے جس کیلئے سی اتحاد کو نسل مگر مگر جا کر عوام اہلسنت میں بیداری پیدا کر دی ہے تا کہ اہلسنت کے حقوق کا کماحقہ تحفظ ہو سکے اور کوئی بھی بد طینت اہلسنت کے حقوق پر ڈاکو نہ ڈال سکے۔

(ادارہ)

سانحہ ارتحال

آستانہ عالیہ بیت پر شریف کے سجادہ نشین حضرت صاحبزادہ پیر محمد وحید الحق نقشبندی رحمہ اللہ مورخہ ۲۲ مارچ ۲۰۱۱ء بروز منگل بوقت الحکمہ شہادت پڑھتے ہوئے رضائے الہی سے انتقال فرما گئے۔ (انا لله وانا الیہ راجعون)

آپ یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو عظیم علمی و روحانی شخصیت مخدوم ملت پیر میاں محمد جی رحمہ اللہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کی تربیت دینی گھرانے میں ہوئی آپ ہمیشہ دین شہین کی خدمت میں مصروف عمل رہے، فکر مجاہدی کو عام کرنے میں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے، آپ تادم آخرامت مسلک اور خصوصاً مریدوں کی اصلاح باطن اور تزکیہ نفس کا سامان کرتے رہے۔ آپ کے وصال سے دنیا ایک عظیم روحانی بزرگ سے محروم ہو گئی۔ آپ کی نماز جنازہ اسی دن بیت پر شریف میں مفتی محمد نعیم اختر نقشبندی آف کامونکے نے پڑھائی۔ نماز جنازہ وقل شریف میں نامور علماء و مشائخ اور تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر حضرت صاحبزادہ میاں محمد حامد رضا محسن کو سجادہ نشین مقرر کیا گیا۔

ادارہ ماہنامہ ”لانی بعدی“ لاہور اور مرکزی جمعیت علماء پاکستان و مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان و تحریک فدا یان ختم نبوت پاکستان اس غم کو بڑی شدت سے محسوس کر رہا ہے اور آپ رحمہ اللہ کے لواحقین، متعلقین اور مریدین کے غم میں برابر کا شریک ہے رب جلیل کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مرقد پاک پر اپنی کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے اور آپ کے روحانی فیض کو ہمیشہ جاری و ساری رکھے اور موجودہ سجادہ نشین صاحبزادہ والا شان صاحبزادہ میاں محمد حامد رضا محسن کو اپنے جدا امجد اعلیٰ حضرت مولانا پیر محمد یعقوب رحمہ اللہ کے مشن کے مطابق آستانہ کو چلانے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)